

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے پلاٹوں کی خرید و فروخت اس طرح کی جاتی ہے کہ صرف بیعانہ کی ادائیگی کر کے پلاٹ کو آگے بچھ دیا جاتا ہے اور اصل مالک تیسرے آدمی کے نام رجسٹری کر دیتا ہے، جس نے بیعانہ ادا کیا ہوتا ہے وہ صرف بیعانہ کی ادائیگی پر اس سے نفع کمایا ہے کیا اس صورت میں یہ کاروبار جائز ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

کاروبار کی ذکر کردہ صورت شرعاً ناجائز ہے، کیونکہ شریعت نے ایسی چیز کی خرید و فروخت سے منع کیا ہے جو فروخت کرتے وقت اس کے پاس موجود نہ ہو یا اس کی ملکیت نہ ہو جیسا کہ حدیث میں ہے رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم [1] نے فرمایا: ”جو چیز تیرے پاس نہیں اس کا فروخت کرنا جائز نہیں۔“

اس کی مزید وضاحت ایک دوسری حدیث میں ہے، حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس ایک شخص آتا ہے۔ وہ مجھ سے کوئی چیز خریدنا چاہتا ہے جو میرے پاس نہیں [2] ہے، میں سودا کر لیتا ہوں اور وہ چیز اسے بازار سے خرید کر دے دیتا ہوں، رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو چیز تمہارے پاس موجود نہیں اسے فروخت نہ کرو۔“

اس حدیث میں وضاحت ہے کہ کسی ایسی چیز کی خرید و فروخت جائز نہیں ہے جو فروخت کے وقت بائع کی ملکیت نہ ہو اس طرح اگر کسی نے کوئی چیز خریدی ہے تو جب تک اس پر قبضہ نہ ہو جائے اسے آگے کسی کو فروخت نہیں کیا [3] جاسکتا جیسا کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کوئی چیز خریدو تو اسے قبضے میں لینے سے پہلے آگے فروخت نہ کرو۔

اسی طرح حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نے خرید کردہ سودے کو اسی جگہ بیچنے سے منع فرمایا ہے جہاں اسے خریدایا ہے حتیٰ کہ تنہا حضرات اسے اپنے گھروں میں لے جائیں، یعنی [4] اس پر قبضہ کرنے کے بعد اسے آگے فروخت کیا جاسکتا ہے۔

صورت مسودہ میں خریدار، مالک کو پلاٹ کا زر بیعانہ ادا کرتا ہے، جو صرف اعتماد کی علامت ہے کہ میں اس کا خریدار ہوں، آپ اسے آگے فروخت نہ کریں، پھر طے شدہ مدت پر پوری رقم ادا کر کے اسے خریدنا جاتا ہے اور اس کی رجسٹری یا انتقال سے اس کی ملکیت میں آتا ہے، جب تک وہ پلاٹ، خریدار کی ملکیت نہیں ہوتا اور وہ اس پر قبضہ نہیں کر لیتا وہ اسے آگے فروخت کرنے کا مجاز نہیں ہے، اس لیے پیش کردہ صورت میں صرف بیعانہ ادا کر کے اسے آگے فروخت کر دینا شرعاً جائز نہیں ہے، پہلے وہ اس پلاٹ کو اپنے نام کرانے اور اس پر قبضہ کر کے پھر اسے آگے فروخت کرے، اس طرح فیکنڈری سے کھل بولہ خرید جاتا ہے۔ رقم ادا کر کے اس پر قبضہ نہیں کیا جاسکتا بلکہ فیکنڈری میں رہنے دیا جاتا ہے مالک سے صرف پرہی یا رسید لی جاتی ہے، خریدار اس پرہی کو ایک تیسرے آدمی کو فروخت کر دیتا ہے اس طرح اس رسید کی ہی خرید و فروخت ہوتی رہتی ہے، جبکہ اصل مال فیکنڈری میں پڑا ہے، اسے نہ کسی نے دیکھا اور نہ ہی اس پر قبضہ کیا، اس طرح کا کاروبار، احادیث بالا کی روشنی میں ناجائز ہے، اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ (وا اعلم)

[1] - مسند امام احمد، ص: ۱۸۷، ج: ۱ [1]

[2] - الوداود، البیوع: ۳۵۰۳ [2]

[3] - مسند امام احمد، ص: ۳۰۳، ج: ۳ [3]

[4] - مستدرک حاکم، ص: ۴۰، ج: ۲ [4]

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

